श्रम एव जयते
NDMC
नई दिल्ली नगरपालिका परिषद

2018

پالیکا سماچار

نئی دہلی

جون۔ستمبر ۲۰۱۸ء

श्रम एव जयते
NDMC
नई दिल्ली नगरपालिका परिषद

اس شمارہ میں

جلد۴۱۔شمارہ۔۶۔۹دوماہی جون۔ستمبر۲۰۱۸ء

اداریہ			۱
شخصیات وادبیات	اروناآصف علی:ایک عظیم شخصیت	ڈاکٹرشریف احمدقریشی	۲
	اردوکےفروغ میں خوش نویسی کا کردار	نسیم سعید	۵
خبرنامہ		ادارہ	۱۱تا۱۸
غزلیات			
عندلیب زمانی			۷
طاہرحسین طاہر			۸
پنڈت پریم بریلوی			۹
خماردہلوی			۹
بسم اللہ عدیم			۱۰
مدہوش بلگرامی			۱۰
نظم			
عندلیب زمانی	وقت		۷

☆ادارتی بورڈ☆

جلد۴۱۔شمارہ۔۶۔۹دوماہی جون۔ستمبر۲۰۱۸ء

سرپرست

نریش کمار

صدر

☆☆

چیف ایڈیٹر

رشمی سنگھ

سکریٹری

☆☆

ڈپٹی چیف ایڈیٹر

امین احمد تاجر

مہیندر سنگھ شہراوت

☆☆

ایڈیٹروناشر

انیتا جوشی

☆☆

تعاون

سنیتا بوہاڈیہ

آصف علی علوی

محمد اسلم

عبدالوسیم

☆☆☆

خط وکتابت کا پتہ:ایڈیٹر پالیکا سماچار اردوشعبۂ ہندی کمرہ۱۲۰۹
پالیکا کیندر پارلیمنٹ اسٹریٹ نئی دلی۔۱۱۰۰۰۱

فون نمبر: 41501354 تا 1360 3209/4150

E-mail : hindiofficer2012@gmail.com

اداریہ

مدیر کے قلم سے

متواتر متحرک ہی زندگی ہے۔فطرت اپنی نئی نئی اٹھکھیلیوں سے انسان کو نئی راہ دکھاتی رہتی ہے۔کبھی کبھی تو اسکی آنکھ مچولی کی بھول بھلیاں دیکھ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔لیکن فطرت انسان کی سچی ہمراہی ہے۔ہم جتنے اسکے قریب رہینگے اتنے ہی زندگی کے سچے مقصد کو پا سکینگے ۔ جتنے دور جائینگے اتنے ہی ریگزار کے اندھیرے راستوں کے درمیان اونچے قلانچیں بھرتے ہوئے ہرن کی طرح بھٹک کر رہ جائینگے۔

ایک سوال ابھر کر سامنے آتا ہے کہ تیزی سے بڑھ رہی آبادی صنعتی ترقی اور شہروں میں گھرے انسان کو فطرت کا ساتھ کیسے حاصل ہو پائیگا؟ یہ پریشانی ہی تو اصلی کسوٹی ہے جس کا صحیح حل تلاش کر اس امتحان میں ہمیں کھرا اترنا ہے۔نئی دہلی میونسپل کونسل میں باغبانی مہم کے تحت اب تک ۷ لاکھ پودھے لگائے جا چکے ہیں۔ابھی تک ہم نے اس مہم کا ۷۰ فیصد ہی حاصل کیا ہے۔ ہماری کوشش رہیگی کہ اس مہم سے کونسل علاقے کے سبزے کو ۴۸ فیصد سے بڑھا کر ۵۰ فیصد تک کیا جائے۔مئی ۲۰۱۷ء کو کونسل صدر کے ذریعے مبلغ -/320 لاکھ کی لاگت پر 97 بارش کے پانی کے ذخیرے تعمیر کرنے والا نئی دہلی میونسپل کونسل ایک قدیم ادارہ ہے جس نے کونسل کے علاقے میں 97 آبی ذخیرہ قائم کرنے کے لئے مثبت ومتاثرکن قدم اٹھائے ہیں۔اسکے علاوہ عالمی یوم ماحولیات اور بائسیکل ڈے پر کناٹ پلیس میں ۳ ر جون ۲۰۱۸ء کو نائب صدر جمہوریہ محترم وینکیا نائیڈو نے اسمارٹ بائیک اسٹیشن کی شروعات کی، نئی دہلی میونسپل کونسل نے لوگوں کو سائیکل سے جوڑنے کے لئے ساجھا عوامی بائیک سسٹم شروع کیا ہے۔یہ صرف ایک جشن ہی نہیں بلک دارالخلافہ کے ٹرانسپورٹ سسٹم کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔نئی دہلی میونسپل کونسل چوتھے عالمی یوگا ڈے پر بلٹس اپ پروگرام کی شکل میں یوگا کیمپس کا انعقاد کر رہی ہے۔نئی دہلی میونسپل کونسل اور سلیپ ویل فاؤنڈیشن نے مل کر یہ فیصلہ لیا ہے کہ وہ ۱۷ سے ۲۳ جون ۲۰۱۸ء تک ویل نیس ہفتہ منائینگے۔جس کے تحت نئی دہلی میں رہنے والے اور باہری لوگوں کے ساتھ ساتھ مختلف علاقائی لوگوں کو انکی انفرادی رویہ کے تئیں بھی بیدار کیا جا سکے۔

ہمیشہ آگے اور آگے اندھیرے سے اجالے کی جانب بڑھنا انسان کی خاصیت ہے۔مختلف سمتوں میں فروغ اور ترقی کے نئے باب کھلتے جا رہے ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ نئی دہلی میونسپل کونسل سماچار پتریکا اپنے بہترین معیار اور ہر دل عزیزی کی نئی نئی منازل قائم کرنے میں یقیناً کامیاب رہیگی۔

ارونا آصف علی: ایک عظیم شخصیت

تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کے بیشتر انقلاب جرأت مند خواتین کی بیدار، عملی جدو جہد اور اُن کے تعاون کے بغیر تکمیل کو نہیں پہنچے۔ صفحۂ قرطاس پر ایک نہیں ایسی ہی بے شمار دلیر اور جرأت مند خواتین کی داستانیں بکھری ہوئی ہیں جنھوں نے ہر میدان میں اپنے عظیم کارناموں سے دنیا کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں جہاں مردوں نے صعوبتیں برداشت کیں، سختیاں جھیلیں، پھانسی کے پھندوں پر جھولے وہیں دخترانِ ہند بھی عیش و آرام اور خانگی زندگی کی راحتوں کو چھوڑ کر وطنِ عزیز کو غاصب انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے اپنے آنچلوں کے پرچم بنا کر برسرِ پیکار ہوگئیں۔

جن دخترانِ قوم نے انگریزی حکومت کے جبر و استبداد کا مقابلہ سینہ سپر ہو کر کیا اُنہیں میں سے ایک عظیم دخترِ ہند ارونا آصف علی بھی ہیں جنہیں گرانڈ اولڈ لیڈی کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ارونا آصف علی کی پیدائش 16 جولائی 1909ء کو موجودہ ہریانہ اور اُس وقت کے برٹش پنجاب کے ماتحت کالکا کے ایک معزز برہمن خاندان میں ہوئی تھی۔ اُن کی ابتدائی، ثانوی اور گریجویشن کی تعلیم لاہور اور نینی تال میں ہوئی گریجویشن کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ گوکھلے میموریل اسکول، کلکتہ میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے لگیں۔ اُسی دوران الہٰ آباد کے ایک اہم اور فعال کانگریسی لیڈر آصف علی سے ارونا کی نزدیکیاں بڑھنے لگیں۔ دھیرے دھیرے یہ نزدیکیاں محبت میں تبدیل ہوگئیں اور پھر 1928ء میں ارونا نے اپنے خاندان والوں کی مرضی کے خلاف آصف علی سے شادی کرلی۔ آصف علی عمر میں ارونا سے 23 سال بڑے تھے۔ شادی ہونے کے بعد اُن کا نام ارونا گانگولی سے ارونا آصف علی ہوگیا اور وہ عملی طور پر جنگ آزادی کی تحریک سے وابستہ ہوگئیں۔ نمک کا قانون توڑنے کے سلسلہ میں ہونے والے عوامی اجلاس میں حصّہ لینے کی وجہ سے انگریزوں نے ارونا آصف علی کو گرفتار کر لیا۔

1931ء میں گاندھی ارون معاہدے کے تحت انگریزوں نے سیاسی قیدیوں کو تو رہا کر دیا مگر ارونا آصف علی کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ انگریزی سرکار کے حکمرانوں کے اس رویّے سے ناخوش اور ناراض ہو کر دیگر خواتین قیدیوں نے بھی جیل سے رہا ہونا نامنظور کر دیا۔ ماحول کے مکدر ہونے اور گاندھی جی کی مداخلت کے بعد ارونا آصف علی کو جیل سے رہا کیا گیا۔ مگر 1932ء میں اُنہیں پھر گرفتار کر لیا گیا اور دلی کے تہاڑ جیل میں رکھا گیا۔ جیل کا عملہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا تھا۔ اُنہیں مختلف طریقوں سے پریشان کیا جاتا تھا۔ سیاسی قیدیوں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے کے سبب ارونا آصف علی نے جیل میں بھوک ہڑتال شروع کر دی جس سے جیل کے عملے اور انگریز حکمرانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ آخر کار جیل کے حالت معقول کرنے کے لئے انگریزی سرکار کو مجبور ہونا پڑا مگر ارونا آصف علی کو تہاڑ جیل سے منتقل کر کے انبالہ کی جیل

میں قید تنہائی کی سزا دی گئی۔جیل سے رہا ہونے کے بعد وہ سیاسی طور پر بہت زیادہ سرگرم عمل نہیں رہیں۔

مہاتما گاندھی کی تحریک پر 1942ء میں ہندوستان چھوڑو تحریک میں ارونا آصف علی نے پھر عملی طور پر حصّہ لینا شروع کر دیا۔جب 8/اگست 1942ء کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے بمبئی کے اجلاس میں انگریزوں کو ملک سے باہر کرنے کا عہد کیا گیا تو انگریزی حکومت لرزہ بر اندام ہوگئی۔ہندوستان چھوڑو تحریک کو ناکام کرنے کے لئے آپریشن زیرواوور کے تحت انگریزی سرکار نے ہندوستان چھوڑو تحریک سے وابستہ تمام اہم اور قدآور رہنماؤں کو گرفتار کرلیا۔گاندھی جی کو پونہ کے آغا خاں محل میں جواہر لال نہرو، ابوالکلام آزاد، آصف علی، ڈاکٹر راجندر پرساد، ڈاکٹر سید محمود، جی بی پنت، آچاریہ کرپلانی، سیتا رمیّا، پرپھول گھوش وغیرہ کو احمد نگر اور دیگر مقامات میں نظر بند کر دیا گیا۔دوسرے دن یعنی 9/اگست 1942ء کو بمبئی کے اس اجلاس کی صدارت ارونا آصف علی نے بڑی بے باکی اور بے خوفی سے کی۔اُنہوں نے بہادری، دلیری اور جرأت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے بمبئی کے گوالیا ٹینک میدان میں ترنگا پرچم پھیرا کر ہندوستان چھوڑو تحریک کا نہ صرف آغاز کیا بلکہ انگریزی حکومت کے خلاف کھلی بغاوت بھی کردی۔گرفتاری سے بچ گئے کانگریسی لیڈر جے پرکاش نارائن، رام منوہر لوہیا اور ارونا آصف علی نے ہندوستان چھوڑو تحریک کو آگے بڑھانے کا قابل فخر کارنامہ انجام دیا۔اُنہوں نے ایک کتابچہ بھی شائع کیا جس میں بارہ نکات تھے۔اس کتابچہ میں عدم تشدد پر زور دیتے ہوئے پورے مُلک میں ہڑتال کرنے، عام اجلاس کرنے، جلوس نکالنے، نمک بنانے اور لگان نہ دینے کی اپیل کی گئی تھی۔اس کتابچہ کو انگریزی سرکار نے ضبط کرلیا۔کوئی مستحکم قیادت نہ ہونے کے باوجود تمام مُلک میں انگروزوں کے خلاف غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔انگریزو! ہندوستان چھوڑو، کے نعرے بلند ہونے لگے۔انگریزوں کی مخالفت میں جگہ جگہ جلسے اور جلوس کا اہتمام کیا جانے لگا۔ملک کے مزدوروں، کسانوں اور طلباء نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ریل کی پٹریاں اُکھاڑ دی گئیں، بجلی اور ٹیلی فون کے تار کاٹ دئے گئے، کئی جیلوں کو توڑ دیا گیا، سرکاری رپورٹ کے مطابق 250 ریلوے اسٹیشن اور 500 ڈاک خانے نذرِ آتش کر دئے گئے۔انگریزوں کے ناپاک وجود سے ہندوستان کی دھرتی کو پاک کرنے کا عزم ہر ہندوستانی کی رگ وپے میں سرایت کر گیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

دلوں میں جاگ اُٹھا تھا حیات کا جذبہ
فرنگیوں سے مکمّل نجات کا جذبہ

ہندوستانیوں کے جوش اور جذبہ کو دیکھ کر یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ اب انہیں غلامی کے بندھن میں بہت دن تک نہیں جکڑا جا سکتا۔ ارونا آصف علی کو ہندوستان چھوڑو تحریک کی علم بردار کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔

ہندوستان چھوڑو تحریک سے خائف ہو کر انگریزوں نے ارونا آصف علی کو گرفتار کرنے کا حکم جاری کر دیا۔گرفتاری سے بچنے کے لئے وہ روپوش ہوگئیں۔انگریزی سرکار نے ارونا کی خبر دینے یا گرفتار کرانے والے کو 5,000 روپئے کا انعام دینے کا اعلان کر دیا۔جو اُس وقت کے حساب سے ایک بہت بڑی رقم تھی۔ارونا جب انگریزوں کے ہاتھ نہ لگیں تو انہوں نے ان کی تمام ملکیت کو ضبط کر کے نیلام کر دیا۔وہ اسی دوران ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے ساتھ مل کر انقلاب نامی ماہنامہ کی ادارت بھی کرتی رہیں۔انہیں دنوں ارونا آصف علی بہت علیل ہوگئیں۔خرابیٔ صحت کے مدنظر گاندھی جی نے انہیں خود سپردگی کرنے کے لئے ایک خط لکھا جس میں انہوں نے یہ بھی تحریر کیا تھا کہ خود سپردگی کے عوض حاصل ہونے والی رقم کو ہریجنوں کی فلاح و بہبودی کے لئے استعمال کیا جائے۔ارونا نے خود سپردگی کرنے سے انکار کر دیا۔جب انگریزی سرکار نے

1946ء میں اُن کی گرفتاری کا وارنٹ رد کیا تب وہ لوگوں کے سامنے آئیں۔

1948ء میں ارونا نے کانگریس پارٹی چھوڑ دی اور سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہوگئیں۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت اختیار کر لی۔1953ء میں اپنے شوہر آصف علی کی وفات کے بعد وہ ذہنی اور جسمانی طور پر کچھ کمزور سی ہوگئیں۔ آزادئ ہند کے بعد بھی ارونا آصف علی نے ملک، سماج اور قوم کی فلاح و بہبودی کے لئے بہت سے کام کئے۔ وہ1958ء میں دلی میں پہلی میئر منتخب ہوئیں۔ اُنہوں نے جے پرکاش نارائن کے ساتھ روزنامہ پیٹریاٹ اور ہفت روزہ لنک بھی شائع کئے مگر باہمی اختلافات کی بنا پر وہ بہت دنوں تک ان اخبارات سے وابستہ نہ رہ سکیں۔ وہ1964ء میں دوبارہ کانگریس میں شامل ہوئیں مگر عملی طور پر انہوں نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی سے اُن کے بہت قریبی تعلقات تھے۔1975ء میں اُنہیں امن اور اتحاد کے لئے لینن پرائز اور1991ء میں انٹرنیشنل نالج کے لئے جواہر لال نہرو ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اُنہیں1992ء میں پدم وِبھوشن اور بعد از مرگ1997ء میں بھارت رتن کے عظیم اعزاز سے بھی نوازا گیا۔1998ء میں اُن کی یاد میں ایک ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا گیا۔

ارونا آصف علی نہایت سادہ مزاج اور عوام کے ساتھ گھل مل کر رہنے والی خاتون تھیں۔ اُنہوں نے اپنی عمر کے 80 سال تک عام سواریوں میں سفر کیا۔ ایک بار وہ دلی میں مسافروں سے کھچا کچ بھری بس میں سوار ہوئیں۔ اُسی بس میں ایک نوجوان ماڈرن لیڈی بھی سوار ہوئی۔ سیٹ پر بیٹھے ایک شخص نے اُس لیڈی کے لئے اپنی سیٹ خالی کر دی مگر اُس لیڈی نے وہ سیٹ ارونا کو دے دی۔ قدرے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے اُس شخص نے اُس لیڈی کے کہا: بہن! میں نے یہ سیٹ تمہارے لئے خالی کی تھی اور تم نے انہیں دے دی۔ ارونا آصف علی نے اُس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے فوراً کہا: بیٹا! یہ مت بھولو کہ بہن سے پہلے ماں کا حق ہوتا ہے۔ یہ سُن کر وہ شخص نہایت شرمسار ہو گیا۔

29 جولائی 1996ء کو ہند کی اس عظیم شخصیت ارونا آصف علی نے گویا یہ کہتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اُن چراغوں کے لئے میرا بھی خوں لے جانا
آندھیوں سے لڑنے کا جن کو خیال آتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد قریشی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو
گورنمنٹ رضا پوسٹ گریجویٹ کالج، رام پور (یوپی)

اُردو کے فروغ میں خوش نویسی کا کردار

اُردو ہماری مادری زبان ہے۔ہم لوگوں کی رگ رگ میں یہ ایسی پیوست ہے کہ اس کی عدم موجودگی سے ہمارا تہذیبی وثقافتی وجود ہی خطرہ میں نظر آتا ہے۔گویا ہمارا اور اُردو کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ زبان ہم سے منسلک ہے اور ہم اُس کی گفتگو کی شیرینی سے جڑے ہیں۔ بعض مرتبہ تو یہ ہماری روزی روٹی کا بھی بہترین ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ یہ ہمارے معاشرہ کی پاکیزگی کی علامت بن کر اُبھری تو ہماری شناخت کا موثر ذریعہ بھی بنی۔کہیں قوم کا اثاثہ بن کر اُبھری تو کہیں ہماری تہذیب وتمدن کی بنیاد اس پر رکھی گئی۔کہیں ہمارے وجود کی پہچان بنی تو کہیں ہماری وراثت کی پاسدار بھی یہی رہی۔تاریخ کے اوراق اِس بات کے گواہ ہیں کہ ہم اور ہماری سلطنتوں کے زیر سایہ یہ زبان پروان چڑھی کبھی محلوں کی زینت بنی تو کبھی حکومت کی سرپرستی حاصل رہی۔کبھی سرکاری زبان کا درجہ حاصل کر شاہی فرمانوں کی تعمیل اِس زبان میں ہوئی تو کبھی آداب والقاب اور اسناد کا ذخیرہ لئے ہوئے امراء وجاگیرداروں کو اپنی فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے مسندِ صدارت پر جلوہ افروز ہوکر جاہ و جلال کا مظاہرہ کرتی رہی تو کبھی اپنی شیرینی اور حلاوت کے نفیس ذائقے سے لوگوں کو روشناس کراتی رہی۔کبھی اپنے معتبر وسیلوں کے حوالے سے اپنی عظمت وبلندی کو چار چاند لگاتی رہی تو کبھی نغمہ پیرائی کے انداز میں شعروشاعری کو بامِ عروج پر پہنچا کر کمالِ فن وادب کو دوسری زبانوں کے مقابلے صفِ اول میں مقام حاصل کیا۔

لیکن پھر رفتہ رفتہ ہم اس طرف سے بےفکر ہوکر روح گردانی کرنے لگے۔اُس معیار کی حیثیت وقعت کو جس کی بدولت ہماری شناخت بنی، اُسی کو روندنا اور کم تر گردا ننا ہم نے مقصدِ حقیقی بنالیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری اپنی عظیم الشان تہذیب وتمدن کی جڑوں کی آبیاری رُک سی گئی۔ہمیں اندر سے اپنے معاشرہ کی بنیادوں میں کھوکھلا پن محسوس ہونے لگا۔ بدمزگی کی انتہا یہ ہوگئی کہ اب ہمیں خود سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ ہمارے اِس خلط ملط رویہ سے ہماری اپنی زبان کا وجود کہیں صفحۂ ہستی سے مٹنے کے قریب تو نہیں ہے۔

وجہ صاف ہے کہ ہمارا خود کا لگاؤ وانسیت اِس زبان سے روز بروز کم ہوتا جارہا ہے۔صرف مفاد کی غرض سے اِس کا استعمال ہمارا مقصد ہے۔خانہ پری کرکے خود کو دھوکا اور زبان سے دغا کررہے ہیں۔صحیح اُردو تو لکھنا دور کی بات۔ہم خود یہ طے نہیں کر پارہے ہیں کہ ہم اُردو داں ہیں یا صرف نام کے لئے اُردو ہماری ہے۔بات جب آگے بڑھ ہی گئی تو یہ کہنے سے بھی گریز نہیں کہ ہم صحیح اُردو بولتے بھی ہیں یا نہیں۔

اِس معاملے میں ہمیں خود نہیں پتہ کہ ہم اُردو بول رہے ہیں یا پھر کوئی ایسی بولی جس کا اپنا کوئی وجود نہیں۔صرف ہم اپنی باتوں کے اظہار کے لئے مطلب بیانی کے طور پر الفاظ کو توڑ موڑ کر کئی زبانوں کے الفاظ کے الٹ پھیر بیک وقت استعمال کر،قواعد وضوابط کو نظر انداز کر، بےادبی کا لحاظ کر، نئے جنم شدہ بازاری، بےمعنی اور ذومعنی الفاظ کو فروغ دے کر غنڈہ اور بےادب بولی استعمال کررہے ہیں۔ یہ ہماری زبان وادب کی توہین ہے۔گرتے معیار کی علامت ہے۔زوال پذیری اور اخلاقی پسماندگی کے اسباب ہیں۔ ہماری اپنی تہذیب وتمدن سے متعلق بےحسی کا ظالمانہ طریقۂ عمل ہے۔ اِس سے پناہ کی درخواست ہے۔خود کو بچانے اور گرتے معیار کو سنبھال کر اُسے راہِ راست پر لاکر دوبارہ سابقہ شان وشوکت فراہم کرنے کی وقت کی عین ضرورت ہے۔

بےشک اُردو کے فروغ کے لئے حکومتی اقدامات لائق تعریف ہیں۔لیکن سرکاری اعداد وشمار یہ ضرور ظاہر کرتے ہیں کہ عملی اعتبار سے یہ کوشش صرف خانہ پُری کی مانند ہیں۔آج صرف زبان سے متعلق سرکاری اسامیوں کی بھرتی کے لئے چند شرائط پوری کرلینا لازمی قرار دیا جاتا ہے۔چاہے معاملہ مجلس مشاورت کمیٹی کا ہو یا اُردو مضمون کمیٹی کا ہو۔صرف عہدہ کا لحاظ رکھ کر ہم ایسا مذاق نہیں کرسکتے۔اسکولوں اور کالجوں میں بھی اس ملازمت سے جڑے افراد صرف خودغرضی کا ثبوت دیتے ہیں۔انہیں اس کے ذریعے اپنی زبان کے فروغ سے کوئی سروکار نہیں۔بعض

اوقات تو یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ جو اس زبان و ادب کے پیشہ سے منسلک ہیں۔ انھیں خود اُس پر عبور و دسترس حاصل نہیں۔ یہ تو حال ہے اُردو زبان کے بولنے کا۔ معاملہ جب لکھنے کا آتا ہے تو پھر ہماری زبان کن مشکلات سے دوچار ہوتی ہے۔ اس کا بیان تو قابل شرم ہے۔ اُس پہ طرہ یہ ہے کہ ہم اُردو داں ہیں ہم سے کیوں پوچھا جا رہا ہے۔ خوش نویسی کی تو بہت دور کی بات آج ہزاروں میں چند ہی اِس فن کی بلندی سے واقف ہیں۔ ہمیں اپنی بے عزتی، بے وقعتی ہرگز برداشت نہیں۔ لیکن جس زبان کی بدولت ہماری وقعت و عزت باقی ہے اُس کے ہر لفظ کی بے عزتی یعنی اس کی بناوٹ اُس کی ساخت اور اُس کے شوشہ اور پیچ و خم سے کھلواڑ ہمیں یوں منظور ہے، جیسے گھر کی مرغی دال برابر۔ طرح طرح کی معیاری غلطیاں کرنا، کیڑے مکوڑے کی طرز پر تحریر کر کے حروف و الفاظ کے ساتھ کھلواڑ کرنا ہم نے اپنی فطرت میں شامل کر لیا۔ اُس پر اصلاح تو دور ندامت کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ پتہ نہیں کیوں یہ بے حسی اُردو داں طبقہ میں اُردو زبان سے متعلق ہے۔ کسی سطح پر اصلاح کی کوئی کوشش بھی نظر نہیں آتی۔

حیرت میں اضافہ تو اُس وقت زیادتی کا رُخ اختیار کر لیتا ہے جب خود اُردو کا درس دینے والوں کی تحریر قابل اعتراض ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ محض ملازمت کے سرکاری فرائض ہی ادا کرنا ہے۔ معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داری اُن کے کام نہیں ہے۔ یہی نہیں ایمان کے تقاضہ کو بھی ذہن نشین رکھ کر یہ خیال بھی نہیں آتا ہے کہ دربارِ الٰہی میں بھی جوابدہ ہونا ہے۔ طالب علموں کو اُردو سیکھانے کے تئیں اُن کی اپنی ذمہ داری ندارد ہے۔ بنیادی قواعد کا ذکر آج زبان پر بھی نہیں آتا۔ جملوں کی ساخت میں الفاظ کے اُلٹ پھیر ایسے ہوتے ہیں کہ اصل کہنے کے مطلب سے پرے مفہوم کچھ بدل سے جاتے ہیں۔ یا پھر ایسے الفاظ کے استعمال کی بہتات ہوتی ہے جن کا وجود جدید ترین لغت میں بھی نہیں۔ گویا عجیب و غریب بازاری الفاظ و فقروں کی کثرت نے زبان کی شائستگی اور شیرینی کے مزاج کو خراب کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایسے وقت یہ سب باتیں ہماری توجہ کا مرکز بھی نہیں ہوتیں۔

اِس طرح کی دیگر خامیوں کو دور کرنے کا نیز اردو زبان و الفاظ کو فروغ دینے کا سب سے آسان اور سادہ نسخہ خوش نویسی کا حق ادا کر کے پورا کیا جا سکتا ہے۔ خوش نویسی سے نہ صرف تحریری خامیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ نئے نئے مرکب الفاظ حاصل کرنے کی تشنگی کو بھی بجھایا جا سکتا ہے۔ جملوں کی ساخت پر توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے۔ قواعد کی غلطیوں و خامیوں کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ مفرد و مرکب اور مخلوط جملوں کی شناخت کے ذریعے تحریروں میں حلاوت کا احساس بیدار کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی موضوع پر اپنی کیفیت بیان کرنے کا جذبہ بیدار کیا جا سکتا ہے۔ موضوع کے لحاظ سے خود اعتمادی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ طویل بیانی کی کیفیت ابتدائی مراحل سے ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ایک اچھے مقرر ہونے کی بہترین صلاحیت کو اجاگر کیا جا سکتا ہے زبان پر عبوریت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اتنا ہی نہیں ہم اپنے معاشرہ کو مہذب بنا کر معیاریت کے درجہ کے کو بلند کر اپنی اوصاف پسندی کا ثبوت فراہم کر سکتے ہیں۔ معاشرہ میں پنپنے والی برائیوں کو اپنی شائستہ و پاکیزہ زبان کے استعمال کے ذریعے مٹا سکتے ہیں۔ اخلاقی معیار کو بلند و بالا کر دینوی و دنیاوی فرائض بخوبی نبھا سکتے ہیں۔ یہ حقیقتیں اتنے پر ہی موقوف نہیں۔ ہمارا شمار دنیا کی اعلیٰ تہذیب یافتہ قوموں میں ہو سکتا ہے۔ ہم دو جہاں کی سرخ روئی کا موثر ذریعہ بن سکتے ہیں۔ فن طباعت و اشاعت کے اعلیٰ معیار کو تقویت فراہم کر سکتے ہیں۔ ایسی ان گنت صفات و کمالات کا مرکز ہے فن خوش خطی۔ جسے ہم فنِ خوش نویسی یا کتابت کے عنوان سے بھی واقف ہیں۔ یہ ہماری زبان کی فروغ کی سنگ بنیاد ہے۔ زبان کے اس فن کو استحکامیت کا درجہ دے کر اُردو کے فروغ کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔ نیز اُس کی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو واپس لا سکتے ہیں۔

نسیم سعید
ایم۔ ایم۔ ربانی ہائی اسکول، کامٹی
ضلع ناگپور، مہاراشٹر

وقت

وقت کم ہے چلو ماضی کی گذرگاہوں پہ
پھر ملے گا وہی برگد کا شجر راہوں میں
وہی برگد جو امیں تھا اپنا
کتنی پوشیدہ محبت کا کمیں گاہ ہے یہ
آؤ دیکھو کہ سرکتے ہوئے دو سایوں کو
جذبۂ عشق کی دولت سے یہ سرشار تو نہیں
ان کے جذبات میں بھی کتنی فراوانی ہے
ان کی آنکھوں میں محبت کے حسیں خواب تو ہیں
ہے دعا ان کی محبت اُنھیں راس آجائے
بے اماں ہی رہے ہم مرگِ محبت اب تک
ہم کو تقدیر سے پیوند ہی راس آیا ہے
آؤ اب فکر کی ظلمات سے گھرنا کیسا
فکر کی آگ نشیمن کو جلا دیتی ہے
آج آئی ہو تو تالاب کی سیڑھی پہ چلیں
چند ساعت کے لئے بیٹھ بھی جائیں دیکھیں
مچھلیاں پاس بھی آئیں گی ضرور
سطحِ آب پہ پھر لائی کے دانے پھینکیں
آج تالاب میں پھر مچھلیوں کا جشن رہے
وقت بڑھتا ہے چلو رخصت ہوں
وقت سے کون جیت سکتا ہے۔

غزل

کیسے کٹتی ہے مری رات کوئی کیا جانے
بند کمرے کی یہ برسات کوئی کیا جانے
میرے ہونٹوں کی ہنسی سب پہ عیاں ہے لیکن
ذہن کے اُلجھے خیالات کوئی کیا جانے
کچھ عطا ہوتا نہیں ان سے بجز شک گہر
شبِ تنہائی کے لمحات کوئی کیا جانے
میں تو جب تک تھا ترے ساتھ بہت خوش تھا مگر
کیسے بگڑے مرے حالات کوئی کیا جانے
اشک برساؤ نہ خوش رنگ کرو لمحوں کو
جانے پھر کب ہو ملاقات کوئی کیا جانے
نقش ماضی ہے مقیّد مرے دل میں اب تک
مُلتفت نظروں کے جذبات کوئی کیا جانے
مُفلسی میں بھی اَنا ہاتھ سے چھوڑے نہ ضمیر
میرے پندار کی اوقات کوئی کیا جانے
سب نے ہاتھوں میں مرے جیت کے پرچم دیکھے
میں نے کھائی کہاں مات کوئی کیا جانے
عندلیبؔ اوجِ صنوبر پہ غزل خواں ہے کوئی
عشق یا غم کے ہیں نغمات کوئی کیا جانے

عندلیب زمانی
وندھیہ پوری کالونی، رمئی پٹی، مرزاپور، یوپی

غزل

اک نظر تیری بے رُخی ہی سہی
نہ سہی چاند، چاندنی ہی سہی

خو تیری خوب ہے مکرنے کی
گو میرے واسطے بُری ہی سہی

کچھ تو دل کو سکون بخشے گا
تیرا ملنا کبھی کبھی ہی سہی

ہم مگر دوستی نبھائیں گے
آپ کو ہم سے دشمنی ہی سہی

ڈھونڈلا ظلمتوں سے لڑنے کو
ایک جگنو کی روشنی ہی سہی

جام و مینا انہیں ملے طاہرؔ
اپنے حصّے میں تشنگی ہی سہی

طاہر حسین طاہرؔ
مہاراشٹر
موبائل: 8087570387

غزلیات

پھول ہے تو پھول کی سی نازکی ہونٹوں پہ ہے
عاشقی زندہ دلی اور تازگی ہونٹوں پہ ہے
مسکرانے کی ادا میں ہے عجب جادوگری
دلبری اور دلنشیں نظارگی ہونٹوں پہ ہے
دل ہزاروں مرتبہ دھڑکا ہے تجھکو دیکھ کر
یوں لگے ہے اِک عجب سی بیخودی ہونٹوں پہ ہے
وصل وعدہ عشق ایماں چاہتیں آہیں کشش
واہ کیا جنت ہی گویا آپ ہی ہونٹوں پہ ہے
پھول کی دو پنکھڑی ہیں سوم رس میں تر بتر
آرزوئے میکشی اور تشنگی ہونٹوں پہ ہے
اے خدا کرتے بھلا کیسے عبادت ہم تری
فیض تیرا لطف تیرا سادگی ہونٹوں پہ ہے
بانکپن حسن وفا حسنِ چمن اے جانِ جاں
ان بہاروں کے سوا کچھ اور بھی ہونٹوں پہ ہے
پریم ”کیا کیا نعمتیں ہونٹوں کو دیں اللہ نے“
روپ بھی مسکان بھی ایمان بھی ہونٹوں پہ ہے

پنڈت پریم بریلوی
ہری نگر آشرم، متھرا روڈ، ساؤتھ دہلی
موبائل9990488469

کوئی کرشمہ کوئی معجزہ تلاش کریں
دیارِ غیر میں ایک ہمنوا تلاش کریں
کئی دنوں سے تقاضہ ہے وحشتِ دل کا
صنم کدے میں چلیں اور خدا تلاش کریں
یہی خرد ہے یہی تو شعورمندی ہے
فنا کی قید سے نکلیں بقا تلاش کریں
جدید عہد کی رسموں سے توڑ کر ناطہ
جو کھو گئی ہے کہیں وہ حیا تلاش کریں
نیا خیال نئی فکر اور نیا مفہوم
دیں نئی ردیف نیا قافیہ تلاش کریں
ہے اعتبار کوئی وقت کا نہ رہبر کا
خود اپنے آپ کوئی راستہ تلاش کریں
اگرچہ ہونا ہے دنیا کی دوڑ میں شامل
پرانا چھوڑیں پیچھے نیا تلاش کریں

خمؔار دہلوی
منڈاولی فاضل پور، دہلی۔۱۱۰۰۹۲
موبائل8130933786

غزلیات

طوفان حادثوں کا جو سر سے گزر گیا
انسان اپنی موت سے پہلے ہی مر گیا
آواز دی جو میں نے جنوں کے مقام سے
شیرازہ زندگی کی انا کا بکھر گیا
ساقی سے تشنگی کا مداوا نہ ہو سکا
اشکوں سے خالی دل کا مرے جام بھر گیا
اس بات کا کچھ آپ ہی احساس کیجیے
تھا آپ کی زباں میں وہ شیریں اثر گیا
طوفاں اٹھا ہے دل میں یقین وگمان کا
آ کر کسی کے لب پہ تبسم ٹھہر گیا
جو بن گیا تھا میری وفاؤں کی اک دلیل
وہ لمحہ زندگی کا نجانے کدھر گیا
منزل پہ اپنی وہ کیا پہونچے گا اے عدیم
چہرہ ذرا سی دھوپ میں جس کا اتر گیا

بسم اللہ عدیم
برہان پور، مدھیہ پردیش
موبائل: 9630174593

وہ اک نظر جو امین تجلیات رہی
غم حیات کا عنواں تمام رات رہی
کسی پہ ہوتی رہی بارش کرم لیکن
کسی کی سمت نہیں چشم التفات رہی
مثال شمع جو روشن رہی ترے دم سے
وہ زیست حاصل صدرشک کائنات رہی
تمہارے غم کی خلش شمع آرزو بن کر
رہ حیات میں روشن تمام رات رہی
تم اپنے غم کا مزہ اس کے دل سے تو پوچھو
کہ جس کے سامنے دنیائے بے ثبات رہی
میں جب بھی گزرا ہوں عرفانِ غم کی منزل سے
مری نگاہ میں خودداری حیات رہی
رہا ہو کوئی بھی مدہوش بے نیازِ الم
ہمارے دل میں تو بزمِ تفکرات رہی

مدہوش بلگرامی
۲۲۴، بہرا سودا گر مشرق
ہردوئی۔۲۴۱۰۰۱

نئی دہلی میونسپل کونسل کا یوگا ڈے پر بلٹ اپ پروگرام

نئی دہلی میونسپل کونسل چوتھے بین الاقوامی 'یوگا ڈے' کے لئے بلٹ اپ پروگرام کی شکل میں کیمپوں کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہ کیمپ تالکٹورہ گارڈن، نہرو پارک اور لودھی گارڈن میں روزانہ صبح 6:15 بجے سے 7:45 تک لگایا جاتا ہے۔ بڑی تعداد میں عوام الناس اس سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔

نئی دہلی میونسپل کونسل کی ایک نئی پہل ڈیجٹل ڈور نمبر یونیک ایڈریسنگ ریوولوشن

न.दि.न.परिषद् डिजिटल डोर नम्बर यूनिक ऐड्रैसिंग रिवॉल्यूशन का हिस्सा बने

न.दि.न.परिषद् डिजिटल डोर नम्बर (एनडीडीएन)

(एनडीडीएन)

3 चरण अपना एनडीडीएन प्राप्त करने के लिए

- न.दि.न.परिषद् अधिकारी आप से मिलेंगे
- अपनी आईडी तैयार रखें
- परिसरों के लिए एनडीडीएन प्राप्त करें।

एनडीडीएन क्या हैं?

- एनडीडीएन एक वैज्ञानिक, डीजी-फिजिकल डोर नम्बरिंग प्रणाली है।
- एनडीडीएन प्रत्येक आवास को न.दि.न.परिषद् द्वारा जारी किये जाने वाला एक यूनिक ऐड्रेस कोड है। जीपीएस द्वारा किसी भी पते की आसानी से तलाश हो सकती है।
- यूनिक एनडीडीएन का किसी भी ऐड्रेस का तुरन्त पता लगाने के लिए प्रयोग किया जा सकता है।
- आप बिजली, पानी, बिलों, सम्पत्ति कर तथा लाइसेंस शुल्क इत्यादि से संबंधित मामलों को हल करने के लिए न.दि.न.परिषद् से सम्पर्क करने में भी इसका प्रयोग कर सकते हैं।

- परिसरों के लिए यूनिक आइडेनटिटी
- यह सेवाओं को एकीकृत करने में न.दि.न.परिषद् की सहायता करेगा
- यह न.दि.न.परिषद् क्षेत्र को आसानी से नेविगेट करने में सहायता करेगा।

न.दि.न.परिषद् द्वारा नियुक्त अधिकारियों का सर्वेक्षण दल एक आफीशियल स्टीकर पर एनडीडीएन जारी करने के लिए क्षेत्रवार प्रत्येक घर/अपार्टमेंट/परिसरों का दौरा करेगा। हम इस प्रयास में आपसे सहयोग का अनुरोध करते हैं। आपसे आवश्यक दस्तावेज तथा आपका फोन नम्बर उपलब्ध कराने की आवश्यकता होगी जिससे आपका ऐड्रेस सत्यापित किया जा सके।

Visit: www.ndmc.gov.in | Download: NDMC 311 Mobile App

یوم عالمی ماحولیات

جواہر لعل نہرو اسٹیڈیم میں Say No to use Plastic پروگرام کے دوران یوم عالمی ماحولیات کے موقع پر جناب روی شنکر کے ذریعے نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب نریش کمار کو عزت و توقیر سے نوازہ گیا۔ اس موقع پر عوام الناس کو پلاسٹک کی تھیلیوں کا استعمال نہ کرنے کا حلف دلایا گیا۔ اور پلاسٹک کے مضر اثرات کے بارے میں عوام الناس کو بتایا گیا۔

'Say No To Use Plastic'

اسمارٹ بائک اسٹیشن شروع، آپکو کرایہ پر ملے گی سائیکل

عالمی یوم بائسیکل کے موقع پر کناٹ پلیس میں سائیکل ریلی نکالی گئی یونائیٹڈ نیشن نے ۳ رجون کو عالمی یوم بائسیکل کا اعلان کیا ہے۔ نائب صدر جمہوریہ وینکیا نائیڈو نے ریلی کو ہری جھنڈی دکھائی۔ نئی دہلی میونسپل کونسل اور اسمارٹ بائک نے مل کر کناٹ پلیس میں میگا سائیکل ریلی کا انعقاد کیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ یہ صرف ایک نام کا تہوار نہیں ہے بلکہ یہ دارالخلافہ کے ٹرانسپورٹ سسٹم کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس موقع پر وزیر ماحولیات ہرش وردھن نے کہا کہ نئی دہلی میونسپل کونسل نے آلودگی کو قابو کرنے کے لئے اسمارٹ بائک شیئرنگ سسٹم شروع کیا ہے۔

۳ جون
عالمی یوم بائسیکل

نائب صدر جمہوریہ
وینکیا نائیڈو
نے ریلی کو ہری جھنڈی دکھائی

نئی دہلی میونسپل کونسل میں فروغ مہارت سینٹر کا بھومی پوجن پروگرام

موتی باغ، نئی دہلی میں جون ۱۵، ۲۰۱۸ کو بیگم زیدی مارکیٹ پر عالمی معیار کا فروغ مہارت سینٹر کی تعمیر کے لئے نئی دہلی میونسپل کونسل کے نائب صدر جناب کرن سنگھ تنور کے دست مبارک سے بھومی پوجن پروگرام کیا گیا۔

بھارت اور غیر ملکی گرین سیکٹر کی ضروریات کو پورا کرنے کے مقصد سے نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن لمٹیڈ کے تعاون سے جدید توانائی کے میدان میں فروغ مہارت سینٹر کی بنیاد رکھی گئی۔

اس موقع پر جناب تنور نے کہا کہ چھت پر خوبصورتی سے ڈیزائن کئے گئے شمسی توانائی پینلوں کے ساتھ عالمی معیار کی طرز والے سینٹر کا 2866 مربع میٹر کے پلاٹ پر پروان چڑھایا جائیگا اور ایک سال کی مدت میں اسے مکمل کیا جائیگا۔ انھوں نے کہا کہ نئی دہلی میونسپل کونسل نے تعلیمی دنیا اور تربیت کو کام کی دنیا کے قریب لانے کے لئے ایسی پہل کی ہے تا کہ مضبوط بھارت بنایا جا سکے۔ نئی دہلی میونسپل کونسل نے پہلے سے ہی دلّی کے مندر مارگ پر ''وزیر اعظم مہارت سینٹر'' اور دھرم مارگ پر خصوصی وزیر اعظم فروغ مہارت سینٹر شروع کر دیا تھا جہاں طلبا کو حفظان صحت کے میدان اور شمسی توانائی کے میدان میں مہارت کی تربیت فراہم کی گئی۔

اس موقع پر ممبر اسمبلی اور کونسل ممبر جناب سریندر سنگھ، جناب عبدالرشید انصاری، سکریٹری کونسل محترمہ رشمی سنگھ کے علاوہ دیگر افسران اور ملازمین بھی حاضر تھے۔

بھومی پوجن پروگرام

نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعے اسکولی طلباء کے لئے صاف بھارت انٹرن شپ برائے موسم گرما

نئی دہلی مونسپل کونسل نے بھارت سرکار کے ذریعے شروع کیے گئے صاف بھارت موسم گرما انٹرن شپ کی طرز پر ۱۴/ جون ۲۰۱۸ سے ۳۰/ جون ۲۰۱۸ تک این جی او اور میڈیا ہاؤسوں کے تعاون سے دہلی اسکول کے طلباء کے لئے نئی دہلی میونسپل کونسل نے صاف بھارت موسم گرما انٹرن شپ کا آغاز کیا۔ انٹرن بھارت میں شہری صفائی کے لئے ۱۵/ دنوں میں اسکا ۶۰ گھنٹوں یعنی یومیہ ۴ گھنٹے کا تعاون دیا۔ اورنئی دہلی میونسپل کونسل کے ایک یا دو علاقوں کو اپنایا اور مزید برآں اس سے متعلق سرگرمیاں دکھائی گئیں۔

نئی دہلی میونسپل کونسل موسم گرما صاف بھارت انٹرن شپ کا آغاز ۱۴ جون ۲۰۱۸ کو سینٹرل پارک کناٹ پلیس میں محترمہ رشمی سنگھ، سکریٹری نئی دہلی میونسپل کونسل کے دست مبارک سے کیا گیا۔ جنہوں نے طلباء کو ان کے خاندان سوسائٹی اور ملک کے لئے اپنے طرز زندگی میں برانڈ امبیسڈر بننے کے لئے حوصلہ افزائی کی۔ جناب آر پی گپتا ڈائریکٹر تعلیم نے بچوں کو معاشرہ میں اپنا تعاون دینے کے اس سنہرے موقع کا استعمال کرنے اور نئی دہلی میونسپل کونسل علاقے میں دوکانداروں کو پلاسٹک / پولی تھین کے استعمال پر مکمل پابندی لگانے کے لئے تحریک کو مزید متحرک کیا۔ اور انٹرنس کو معاشرہ کی صفائی وستھرائی کی عادتوں یعنی رویہ میں تبدیلی پر توجہ دینے کے لئے کہا۔

ڈاکٹر شکنتلا سریواستو صحت اور طبی افسر نے انٹرن شپ کے دوران کی جانے والی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں انٹرنس کو بتایا۔ نئی دہلی میونسپل کونسل کے محکمہ صحت اور باغبانی نے سارے انٹرن شپ پروگرام میں محکمہ تعلیم کو مکمل تعاون فراہم کیا۔

اس موقع پر سوکھے اور گیلے کوڑے کی علیحدگی کی اہمیت پر واو (WOW) کے فنکاروں نے اسٹریٹ پلے بھی کیا۔ انٹرنس کو صفائی تبدیلی موسمیات، پانی کی حفاظتی تدابیر وغیرہ سے متعلق جیسے موضوعات پر اپنے خود کے ناٹک پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔

دہلی کے مختلف اسکولوں کے 150 طلباء کو انٹرنس کی شکل میں نامزد کیا گیا۔ جنہیں نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعے ٹی شرٹ اور کیپ دی گئیں انھوں نے 14 جون 2018 کو اندرون سرکل کناٹ پلیس پر صفائی سے متعلق مختلف موضوعات پر عوامی بیداری پیدا کرنے کے لئے دوکانداروں کے ساتھ میٹنگیں کیں۔ کناٹ پلیس کے بیرون سرکل کو 15 جون 2018 کو کور کیا گیا۔ فن مصوری کے ذریعے عوامی علاقوں کی تزئین کاری انڈیا گیٹ پر 17 جون کی شام کو کی گئی۔ نہرو پارک اور لودھی گارڈن پر جوگرس کو پلاگنگ کرنے کے لئے متحرک کیا گیا۔ پلاگنگ، کوڑا اٹھانے کے ساتھ جوگنگ کا اجتماع ہے، اسلئے صحت اور صفائی کو بڑھاوا دینے کا یہ دوہرا مقصد نبھاتا ہے۔

سبھی شرکاء کو نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعے ان کے انٹرن شپ کو پورا کرنے پر مبلغ -/2000 روپے نقد رقم اور صاف بھارت انٹرن شپ سرٹیفکٹ دیا گیا۔ ادارے کے سبھی شرکاء کو تعلیمی اداروں کے نصابی اسکیم میں تعاون کام کے لئے سی بی ایس ای کے ذریعے مختص کیے گئے ۱۰ نمبر دیے گئے۔

نئی دہلی میونسپل کونسل کی سطح پر ۳ اعلیٰ انٹرنس گروپ کو منظوری دی گئی اور شیلڈ واسناد کے ساتھ نقد انعامات سے عزت افزائی کی گئی۔ ان تین فاتحین کو صوبائی اور ملکی سطح پر انعامات کے لئے غور وخوص کے لئے اگلی سطح پر بھیجا جائیگا۔

پالیکا کونسل اور سلیپ ویل فاؤنڈیشن نے مل کر منایا

’ویل نیس ہفتہ‘

نئی دہلی میونسپل کونسل اور سلیپ ویل فاؤنڈیشن نے مل کے 17 جون سے 23 جون تک ویل نیس ہفتہ منایا۔ جس میں نئی دہلی میں رہنے والے اور وہاں آنے والے لوگوں کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو انکے انفرادی رویے کے لئے بھی بیدار کیا گیا۔

23 جون کے ویل نیس ہفتہ کے اختتام کے موقع پر ایک سماجی صحت عامہ پروگرام بھی منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر کونسل سکریٹری محترمہ رشمی سنگھ نے بتایا کہ ’’اصلی ہیرو کیمپین‘‘ کے تھیم پر نئی دہلی میونسپل کونسل نے ’’اسٹریٹ آرٹ پروجیکٹ‘‘ بھی لانچ کیا ہے۔

نئی دہلی میونسپل کونسل کا لکشمی بائی نگر میں عوامی لائبریری کا افتتاح

نئی دہلی مونسپل کونسل میں اینجلک فاؤنڈیشن کے تعاون سے لکشمی بائی نگر میں ایک عوامی دارالمطالعہ کا محترمہ میناکشی لیکھی ، ایم پی اور کونسل کی ممبر کے ذریعے 19 جون 2018 کو افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر کونسل کے صدر جناب نریش کمار، ممبر کونسل سریندر سنگھ، جناب کرن سنگھ تنور، ڈاکٹر انیتا آریہ، جناب بی ایس بھاٹی اور جناب عبدالرشید انصاری بھی موجود تھے۔

عوامی لائبریری

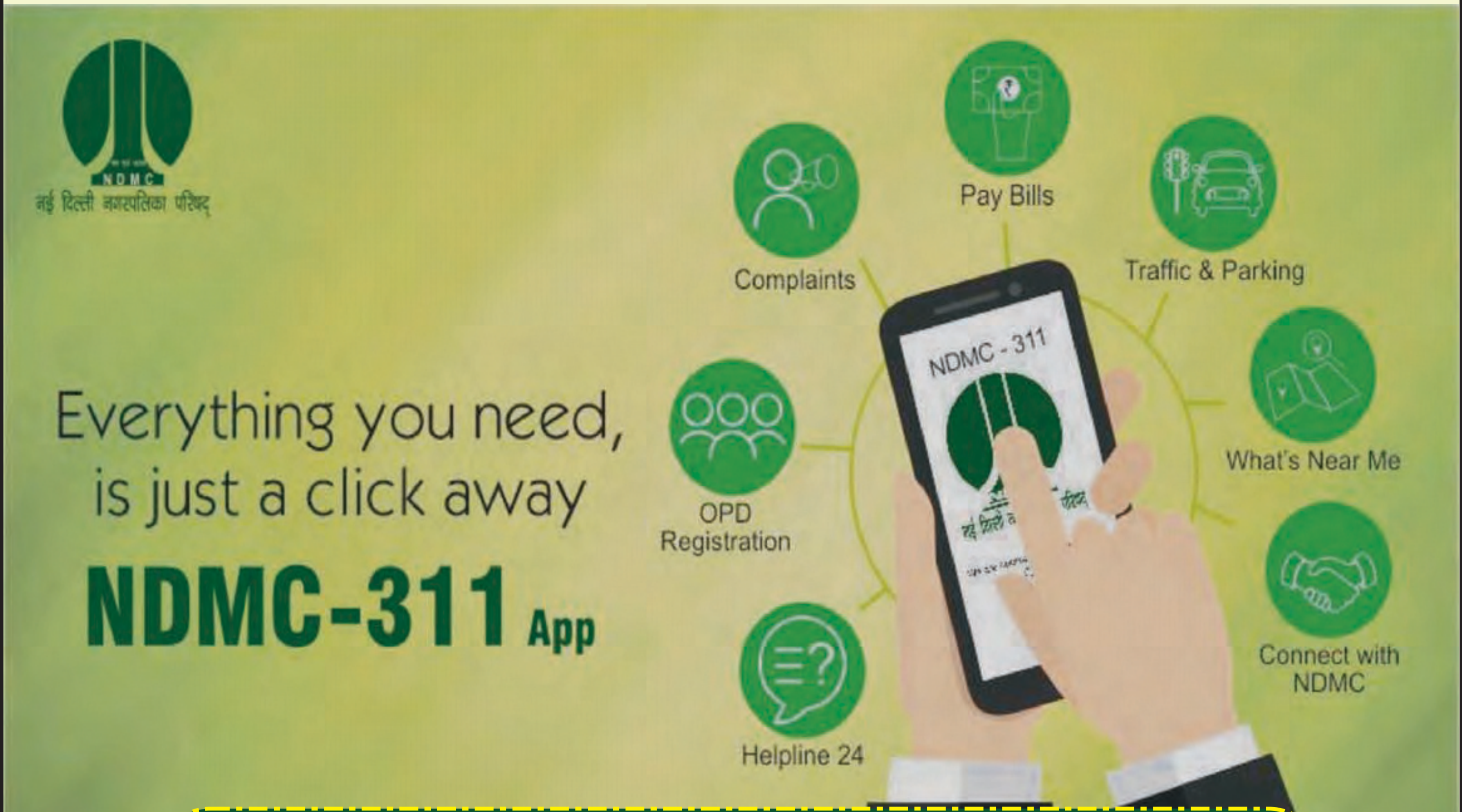

नई दिल्ली नगरपालिका परिषद् ने केवल एक क्लिक पर नागरिकों की आवश्यकताओं को पूरा करने हेतु एक नया एप NDMC 311आरम्भ किया है जिस पर सभी नागरिक सुविधायें एक ही स्थान पर उपलब्ध

مصنفین حضرات سے گذارش

پالیکا سماچار (ہندی، اردو، پنجابی) کے ای۔بک شائع ہونے کہ وجہ سے محنتانہ کی ادائیگی آر۔ٹی۔جی۔ایس کے ذریعہ ہوگی۔لہٰذا اپنی تحریروں کے ساتھ اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر، بینک کا نام، برانچ آئی۔ایف۔ایس۔سی کوڈ، ایم۔آئی۔سی۔آر کوڈ کے لئے کینسل چیک ضرور بھیجیں تا کہ آپ کا محنتانہ براہِ راست آپ کے اکاؤنٹ میں بھیجا جا سکے۔

”تحریروں میں اظہارِ خیال مصنفین کے اپنے ہیں۔اس سے ادارتی بورڈ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ مدیر کو ان تحریروں میں اصلاح اور قطع و برید کا پورا حق ہے ان خیالات پر کسی طرح کے اعتراضات کا حق مصنفوں کا ہی ہے اور کسی بھی تنازعہ کی قانونی چارہ جوئی دہلی کی عدالت میں ہوگی“ (مدیر)

خط و کتابت کا پتہ

ایڈیٹر پالیکا سماچار اردو شعبۂ ہندی کمرہ ۱۲۰۹ پالیکا کیندر پارلیمنٹ اسٹریٹ نئی دلی۔۱۱۰۰۰۱

فون نمبر: 41501354 تا 3209/4150 1360 www.ndmc.gov.in

”پالیکا سماچار اردو نئی دہلی“ میونسپل کونسل کے لئے انیتا جوشی نے شائع کیا۔

श्रम एव जयते

NDMC

नई दिल्ली नगरपालिका परिषद

نئی دہلی نگر پالیکا پریشد

پالیکا کیندر، سنسد مارگ، نئی دہلی۔۱۱۰۰۰۱